بسم اللہ الرحمن الرحیم

مجلہ اہلحدیث

گذرا وقات کر لیتا ہے یہ کوہ و بیاباں میں
کہ شاہیں کیلئے ذلّت ہے کار آشیاں بندی

مدیر
حکیم اجمل خاں

۲۱ جولائی ۱۹۸۴ء
۲۱ شوال المکرم ۱۴۰۴ھ

اسماء بنت عمیسؓ کہتی ہیں: "بڑا بُرا ہے وہ شخص جو اترائے اور ناز و ادا کرے اور اللہ بزرگ و بلند کو بھول جائے۔ بڑا بُرا ہے وہ جو ظلم و زیادتی کرے اور بلند زور والے کو بھول جائے۔ بڑا بُرا ہے وہ جو بھولے اور غافل ہو جائے، اور قبر اور فنا کو بھول جائے۔ بڑا بُرا ہے وہ جو ظلم اور سرکشی کرے اور اپنی ابتداء و انتہا کو بھول جائے۔ بڑا بُرا ہے وہ جو دنیا کو دین سے بیچے۔
بُرا ہے وہ جو دین کو شبہات سے برگشتہ کرے۔ بُرا ہے وہ جس کو لالچ ڈھانپ لے جائے۔ بُرا ہے وہ جس کو نفس کی خواہش گمراہ کر دے۔ بُرا ہے وہ جس کی پسند اس کو ذلیل کر دے۔"

(ترمذی)

نئی کتابیں

شافعی فقہ (حصہ اول)

مصنف : محمد ایوب ندوی

قیمت : ۱۲ روپے

پتہ : دار العلوم ۱۲ محمد علی روڈ بھٹکل (این کے)

جناب ایوب ندوی صاحب جامعہ اسلامیہ بھٹکل میں فقہ شافعی کے استاد ہیں۔ موصوف نے شافعی فقہ کے مسائل کو اردو زبان میں منتقل کیا ہے۔ جس سے شافعی فقہ کے حاملین کو آسانی ہوگی ہے۔

زیر نظر کتاب میں عقائد اور عبادات کو جمع کیا گیا ہے۔ کتابت وطباعت نہایت عمدہ اور دیدہ زیب ہے۔

احکام عید الاضحیٰ و عقیقہ

مصنف : محمد ایوب ندوی

قیمت : ۲ روپے

پتہ : دار العلوم ۱۲ محمد علی روڈ بھٹکل (کرناٹک)

زیر نظر کتابچے میں بھی عید الاضحیٰ و عقیقہ کے احکام و مسائل فقہ شافعی کے مطابق بیان کئے گئے ہیں۔ جو فقہ شافعی کی کتاب منہاج الطالبین امام نووی سے ماخوذ ہیں۔ اس کتاب کی کتابت وطباعت اور ترتیب بھی عمدہ ہے۔

بچوں کی قصص الانبیا (چہارم)

مصنف : امۃ اللہ تسنیم

قیمت : ۵ روپے

پتہ : مکتبہ اسلام ۲۲ گوئن روڈ لکھنؤ (یوپی)

زیر نظر کتاب بچوں کے لئے نہایت سلیقے کے ساتھ مرتب کی گئی ہے۔ اور اس میں بعض انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام کے حالات و واقعات بیان کئے گئے ہیں۔ اس سے قبل جو حصے آئے ہیں ان میں بھی انبیاء کرام کے حالات بیان کئے گئے ہیں۔ یہ کتاب بچوں کیلئے نہایت آسان اور مفید ہے۔ اور مسلمان بچوں کو اسے خرید کر پڑھنا چاہیئے۔

اسلام اور اہل حدیث

مصنف : مولانا ابو الوفا ثناء اللہ امرتسری

شائع کردہ : نذار الاسلام، مسجد اہل حدیث نیا پورہ، مالیگاؤں، ضلع ناسک

زیر نظر کتابچہ حضرت مولانا امرتسری مرحوم کا مشہور کتابچہ ہے۔ جو نذار الاسلام کی جانب سے برائے اشاعت شائع کیا گیا ہے۔ بہت ہی مفید سلسلہ ہے۔ امید ہے کہ یہ ادارہ کچھ اور پمفلٹ بھی شائع کرے گا۔ اللہ تعالیٰ کوششیں کامیاب کرے،

رسالہ کی کتابت وطباعت بھی عمدہ ہے،

کعبۃ اللہ میں لہو کی بوندیں

مصنف : عبد الرحمن انصاری

قیمت : ۲۰ روپے

پتہ : عبد الرحمن انصاری۔ معرفت گنجو خانہ اسٹور ۱۶۲۔ کیشب چندر سین اسٹریٹ کلکتہ ۹

یہ کتاب حرم شریف کے المناک حادثہ کی داستان ہے۔ جو ۲۰ نومبر ۷۹ء کی صبح کو حرم شریف میں وقوع پذیر ہوا۔ اور کچھ گمراہ مسلح لوگ حرم شریف پر قابض ہو کر مہدیت کا اعلان کرنے لگے تھے۔ کئی دنوں کی جد و جہد کے بعد حرم شریف کو ان کے شر و فساد سے صاف کیا گیا۔ یہ کتاب پورے واقعات کی تفصیلی دستاویز ہے۔ جسے محنت سے مرتب کیا گیا ہے۔

حیات امام احمد بن حنبل رح

مصنف : محمد ابو زہرہ مصری

ترجمہ : مولانا رئیس احمد جعفری

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ احمد حدیث، فقہ، لغت، قرآن، فقر، زہد، ورع سنت، آٹھ خصائل میں امام ہیں۔

اسلام کے اس بطل جلیل، صاحب دعوت و عزیمت، مجبور و مظلوم امام، مامون و معتصم، فتنۂ اعتزال و فتنۂ خلق قرآن امام کے مستحالات و جذبات کی شاندار دستاویز حاضر خدمت ہے۔

کتابت وطباعت، کاغذ اعلیٰ عکسی،

قیمت : ۴۵ روپے

سیرت مقدسہ پر آسان اور عام فہم کتاب

سید الکونین

مصنف : مولانا حکیم محمد صادق سیالکوٹی

قیمت : ۲۷ روپے

رحمت اللعالمین حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش سے لے کر وفات تک کے حالات پر آسان اردو زبان میں شاندار مستند کتاب، جسے آپ بچوں کے لئے نصاب میں بھی داخل کر سکتے ہیں۔ اور خود بھی استفادہ کریں گے۔

کتابت وطباعت جلی اور کاغذ اعلیٰ

پتہ : دار الکتاب ۱۴۸۸ پٹودی ہاؤس دریا گنج نئی دہلی

سانحۂ ارتحال

ہمارے ایک بزرگ فرزند علی عرف گدری سیٹھ ۲۲ مئی ۸۴ء کو اچانک حرکت قلب بند ہونے سے اللہ کو پیارے ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم انتہائی خوش اخلاق فیاض و سخی تھے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے۔

غمزدہ : عبد اللہ اسٹیل والا کرلا۔ بمبئی ۷۰

جناب ثناء اللہ نور غوری ایم اے ایل ایل بی

شراکت

تعارف

وہ موقت نامزدہ ہوتا ہے کہ جس

شراکت عربی کا لفظ ہے۔ اسم ہے اور اس کا مصدر یعنی مادہ شرک ہے۔ مطلب حصہ داری یا ساجھا ہے۔ جبکہ شراکت نامہ وہ ہوتا ہے کہ جس میں ساجھے کی کیفیت درج ہو۔ اور اس صورت میں یہ مذکر کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ (فیروز اللغات ص ۸۴۴)

الشرکۃ معنی کمپنی، حصہ داری، انجمن جبکہ شرکۃ کا مطلب شریک ہونا ہے۔ حصہ لینا، شامل ہونا، ساجھا کرنا ہے۔ (المنجم الاعظم ۱۵۲۸/۲)

شرکت کے معنی ساجھے کے ہیں۔ اور اس کا مادہ یعنی مصدر شرک ہے (مجموعہ لغات عربی ج ۲ ص ۸)

شرکت عبارت ہے عقدین المتشارکین اصل یعنی راس المال اور منفعت میں۔ اگر منفعت میں شرکت ہو نہ کہ راس المال میں، تو وہ مضاربت ہے۔ اور اگر راس المال میں شرکت ہو، نہ کہ منفعت میں، تو وہ بضاعت ہے۔ رکن شرکت کا شرکت العین ہے یعنی مالوں کا اختلاط ہوتا ہے، کہ ایک کی تمیز دوسرے سے متعذر یا متعسر ہو۔ اور اختلاط کے معنی خلط ہے۔

(غایۃ الاوطار ج ۲ ص ۵۳۶)

شرکت کا لفظ شین کے زیر اور رے کے جزم کے ساتھ ہے۔ کبھی شین کو زبر اور رے کے ساتھ بھی بولا جا سکتا ہے۔ لیکن پہلی صورت زیادہ رواج پذیر ہے۔

تعریف: (۱) جب دو یا دو سے زیادہ افراد باہم مل کر اس شرط پر کاروبار شروع کریں کہ وہ نفع و نقصان میں یعنی دونوں میں شریک ہوں گے تو یہ معاہدہ شراکت کہلاتا ہے (اصول فقہ اسلام ص ۱)

۲- اصل اور نفع میں شریک ہونے کا جو معاہدہ ہوتا ہے اسے شراکت کہتے ہیں۔

(جواہرہ منیرہ ص ۳۹۵ درمختار ج ۲)

۳- شرکت کہتے ہیں ایک سے زیادہ اشخاص کے کسی چیز کے ساتھ اختلاط و امتیاز کو۔

(مجلۃ الاحکام العدلیہ دفعہ ۱۰۴۵)

۴- شرکت کے لغوی معنی شریک ہونے اور ملانے کے ہیں۔ اس سے مراد یہ ہے کہ دو کا مال مل کر ایک ہو جاوے۔ اور ہر شخص کی انفرادی حیثیت ختم ہو کر اجتماعی حیثیت سامنے آجاوے۔ نفع و نقصان میں دونوں شریک ہوں۔

ارکان شراکت

ارکان شراکت حسب ذیل ہیں۔

۱- الفاظ معاہدہ ہوں یعنی فریقین میں ایجاب قبول ہو۔ اگر ایجاب و قبول نہ ہو تو شراکت ہو ہی نہیں سکتی۔

۲- معاہدہ میں ایک سے زیادہ افراد ہوں جو کہ شرکت کریں۔ ایک شخص شراکت کے نام سے کاروبار نہیں کر سکتا۔

۳- محل معاہدہ ہو۔ یعنی مال اور اعمال (سرمایہ محنت) ہو۔

۴- نفع و نقصان میں سرمائے اور خدمت کے تناسب سے ہر ایک کا حصہ متعین ہو۔

۵- اگر کسی شریک کو ایک مقررہ رقم دیدی جاوے تو وہ شریک تصور نہ ہوگا۔

اقسام شراکت

اقسام شراکت حسب ذیل ہیں۔ یہ تقسیم قدوری کے مطابق ہے۔

۱- شرکت املاک

۲- شرکت عقود (اس کی مزید اقسام ہیں)

(ا) شرکت مفاوضہ (ب) شرکت عنان

(ج) شرکت صنائع (د) شرکت وجوہ

شرکت املاک کی تعریف

شرکت املاک یہ ہے کہ دو آدمی یا کئی آدمی ... کے ذریعہ یا خرید لینے کے سبب سے ایک چیز کے مالک ہو جائیں۔ ان شریکوں کا حکم یہ ہے کہ ان میں سے ہر شریک اپنے شریک کے حصہ میں اجنبی ہوتا ہے۔ لہذا ایک دوسرے کے حصہ میں دست اندازی ناجائز ہے۔ وجہ شرکت وکالت نہیں ہے۔ دوسرے کو حصہ دے سکتا ہے۔

۲- شرکت عقود کی تعریف

اسے شرکت معاملہ بھی کہتے ہیں۔ یہ بربنائے معاہدہ ہوتی ہے۔ اور ضابطے کی پابندی کے ساتھ، عقد کے معنی باندھنے کے ہیں۔ دوسرا شخص بطور وکیل حسب کچھ کر سکتا ہے۔ یہ ایجاب و قبول سے تمام ہوتا ہے۔ اس کی مزید چار اقسام کی تعریف یہ ہے۔

(ا) شرکت مفاوضہ

مفاوضہ کے لغوی معنی برابری کے ہیں۔ اس میں مال اور نفع میں مساوات کی شرط ہوتی ہے۔ مساوی شراکت میں ہر شریک دوسرے کا ضامن اور کفیل ہوتا ہے۔ ہر شریک کا فعل یا اقرار دوسرے شرکاء کو بھی پابند کر دیتا ہے۔ غلاموں، کافروں یا غیر مسلم لوگوں

کے ساتھ مفاوضہ جائز نہیں ہے۔

شرکتِ عنان

عنان کے لغوی معنی لگام، باگ ڈور، راس کے ہیں۔ اس میں مال اور نفع کا ذکر تو ہوتا ہے۔ لیکن مساوات نہیں ہوتی۔ شرکاء نفع و نقصان میں برابر کے حصہ دار نہیں ہوتے۔ اس میں ہر ایک دوسرے کا وکیل تو ہو سکتا ہے۔ کفیل نہیں ہو سکتا۔ اس میں ہر رکن فقط اپنے ہی معاملات کا ذمہ دار ہوتا ہے۔ دوسرے حصہ داروں سے فقط اپنے حصہ کا مطالبہ کر سکتا ہے

(ج) شرکتِ صنائع

اس کو شرکت الابدان یا شرکت التقبل بھی کہا جاتا ہے۔ صنائع صنعت و صناعت کی جمع ہے بمطلب کاریگری، ہنرمندی ہے۔ اس میں مال اور نفع کا کوئی ذکر نہیں ہوتا۔ بلکہ دونوں کسی عمل میں شریک ہوتے ہیں۔ اور مال کسی دوسرے کا ہوتا ہے۔ کاروبار کو سرانجام دینا اجتماعی فرض ہوتا ہے۔ اگر ان میں سے صرف ایک ہی رکن کام کرے تو بھی باقی ارکان منافع کے حصہ دار ہوتے ہیں۔ تاہم مالکیوں کے نزدیک کسی رکن کی طویل علالت کی صورت میں معاہدہ منسوخ ہو جاتا ہے۔

(د) شرکتِ وجوہ

وجوہ وجہ کی جمع ہے۔ معنی اسباب کے ہیں۔ اس شرکت میں ہر شخص اپنے اپنے کریڈٹ پر مال لے کر آتا ہے۔ اور دونوں یا تینوں فریق باہم مل کر کام کرتے ہیں۔ یہ شرکت صرف حنفیوں کے نزدیک جائز ہے شافعیہ صرف شرکتِ عنان کے قائل ہیں۔ اس شرکت کی اجازت صرف ان چیزوں میں ہے جو اس قدر مخلوط ہو جاویں کہ جدا کرنا مشکل ہو۔

(اردو دائرہ معارف اسلامیہ ص ۷۰۰، ۷۰۱)

شراکت کی تقسیم ذلیجؒ نے ایک دوسرے طریقے سے کی ہے۔ اور یہی تقسیم شریعہ عبدالرحیم نے اپنی کتاب "اصول فقہ اسلام" میں کی ہے۔ جو یوں ہے۔

۱۔ شراکت بالاموال ۲۔ شراکت الاعمال
۳۔ شراکتِ وجوہ

۱۔ شراکت بالاموال

اس میں ہر شریک سرمایہ زرِ نقد کی صورت میں مہیا کرتا ہے اور تمام شرکاء اپنی محنت اور ہوشیاری صرف کرتے ہیں۔ شرط یہ ہوتی ہے کہ منافع باہم تقسیم ہوگا۔

۲۔ شراکت الاعمال

اس میں تمام شرکاء کی محنت و صلاحیت ہی مشترک سرمایہ ہوتی ہے جیسے دو درزی باہم مل کر کام کریں یا معمار عمارت تعمیر کریں۔

۳۔ شراکت الوجوہ

اس میں تمام کے پاس کوئی سرمایہ نہیں ہوتا اور تمام شرکاء اس بات پر متفق ہو جاتے ہیں کہ وہ قرض اشیاء لاکر فروخت کریں گے۔ اور اس سے حاصل شدہ نفع باہم تقسیم ہوگا۔

سرمایہ اور سامان کے اعتبار سے مولانا نجیب الرحمن نے شراکت کی تقسیم یوں کی ہے (اصول فقہ الاسلام مولانا نجیب الرحمن ص ۱۰۹)

(۱) شرکت الاموال (۲) شرکت العمل (۳) شرکت الوجوہ (۴) شرکت المضاربت (۵) شرکت المزارعۃ (۶) شرکت مساقاۃ۔

پہلی تین اقسام بیان کی جا چکی ہیں۔ بقیہ تین کی تشریح حسب ذیل ہے۔

۴۔ شرکت المضاربت

اگر معاہدہ شراکت اس بنیاد پر طے پایا ہو کہ ایک شریک سرمایہ فراہم کرے گا۔ اور دوسرا اپنی محنت و صلاحیت صرف کرے گا۔ اور منافع باہم تقسیم ہوگا تو ایسی شرکت شرکتِ مضاربت کہلاتی ہے۔

۵۔ شرکت المزارعۃ

اگر دو فریقین میں سے ایک شخص اپنی اراضی فراہم کرے اور دوسرا فریق اس پر اپنی محنت و صلاحیت صرف کرے یا محنت و صلاحیت سے اس سے استفادہ کرے تو یہ مزارعۃ کہلاتی ہے۔

۶۔ شرکت مساقاۃ

اگر شرکت درختوں سے متعلق ہو، اور دوسرا شخص اپنی محنت سے اس کی نگہداشت کرے تو یہ مساقاۃ کہلاتی ہے۔

شراکت کے اراکین کے اختیارات

شراکت میں ہر شریک دوسرے کا شرعاً مختار سمجھا جاتا ہے۔ لیکن غیر مادی شراکت میں یہ اختیارات محدود معنی میں سمجھے جائیں گے۔ اگر اس کے خلاف کوئی صریح شرط نہ ہوئی ہو۔ ایک شریک بلا اجازت قرض تو لے سکتا ہے لیکن وہ مشترکہ مال بطور عاریت دینے کا مجاز نہیں ہے۔ غیر مادی شراکت میں ہر فریق اپنے سرمایہ کے تناسب سے نقصان کا ذمہ دار ہوگا۔ بشرطیکہ اس کے برعکس طے نہ پایا ہو۔ مضاربت میں نقصان صرف سرمایہ دار کو برداشت کرنا پڑتا ہے

فسخ شراکت

شراکت اس طرح فسخ ہو سکتی ہے۔

۱۔ جب اس کا کوئی رکن الگ ہونے کی خواہش ظاہر کرے۔

۲۔ اسلام سے منحرف ہو جائے یا دارالحرب چلا جاوے۔

۳۔ مر جائے یا کسی دماغی عارضہ میں مبتلا ہو جائے۔ وارث نئے سرے سے شرکت کا عہد و پیمان کر کے ہی تجارتی ادارے کا کاروبار جاری رکھ سکتے ہیں یا رکھ سکتا ہے۔

(کتاب الفقہ عبدالرحمن الجزیری ص ۱۲۴)

● اپنے پڑوسی کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔ اگر ایسا کرو گے تو تم مومن کامل بن جاؤ گے۔ (حدیث)

حکیم اجمل خاں

رُودادِ سفر

بھدوہی

۱۱ مئی کو دہلی سے روانہ ہو کر صبح بھدوہی پہونچا۔ جہاں صوبائی جمعیۃ اہل حدیث مشرقی یوپی کا اجلاس منعقد ہو رہا تھا۔ اسٹیشن پر شکیل میرٹھی صاحب سے ملاقات ہو گئی۔ جو اس اجلاس میں شرکت کے لئے آئے تھے۔ ہم دونوں ہی جناب رشید خاں صاحب کے ہاں، جو اس اجلاس کا انتظام و اہتمام فرما رہے تھے۔ پہونچے۔ خاں صاحب اس وقت گھر پر موجود نہ تھے۔ تاہم دوسرے موجود حضرات نے ہمیں ہاتھوں ہاتھ لیا۔ طویل سفر وہ بھی کاشی وشوا ناتھ ایکسپریس سے، جس کا نام میرے خیال میں جہنم ایکسپریس رکھنا بہتر ہوگا، طے کیا تھا۔ نہا دھو کر تھکن اتاری۔ اس کے بعد ناشتہ ہوا۔ پھر رشید خاں صاحب بھی آ گئے۔ میں ان کو پہلے سے جانتا ہوں۔ ایک بار ملاقات میں انھوں نے بہت پیارا جملہ کہا۔ میں نے ان سے سوال کیا۔ آپ کو کیا پڑھنے کا شوق ہے، تو خاں صاحب نے برجستہ فرمایا۔ بس قرآن و حدیث پڑھنے کا! سلام علیک کے بعد انھوں نے ہمیں اپنی کار سے جریں صاحب کی دکان پر پہونچا دیا۔ وقت کافی تھا اس لئے میں نے سوچا۔ لگے ہاتھوں کیوں نہ گھوسیا بھی ہو لوں۔ شکیل صاحب کو ساتھ لے کر ایک ٹیکسی پر سوار ہوئے۔ جس میں ہمیں بھس کی طرح بھر لیا گیا تھا۔ یہ ٹیکسی اوراۓ جا کر رُکی۔ یہاں تربوز اور ککڑیوں کی بہار تھی۔ اس لئے اس بہار کا فیض اٹھایا گیا۔ ایک رکشہ والے سے تین روپے میں گھوسیا جانے کا سودا طے ہوا۔ گرمی بہت تھی۔ غریب نے جھک جھک کر کے پہونچایا۔ بازار میں عبدالحئی صاحب کی دکان ہے۔ انھوں نے اتفاق سے ہمارا رکشہ دیکھ لیا۔ آواز دلوائی۔ ہم نے مڑ کر دیکھا تو عبدالحئی صاحب تھے۔ گھوسیا کی جماعت کے ایک مخلص نوجوان ہیں۔ ان کی دکان پر ہی دوسرے احباب جماعت بھی آ گئے۔ سب سے تعارف ہوا۔ ہماری بدقسمتی جب بھی گھوسیا گئے تو محمود عالم صاحب باہر ہی ہوتے ہیں۔ ظہر اور عصر ان کے گھر کے قریب والی مسجد میں ادا کی۔ اب تو یہاں ایک مدرسہ بھی تعمیر ہو گیا ہے۔ اس میں مختصر سا کتب خانہ بھی ہے۔ احباب جماعت نے بتایا کہ وہ اسے ایک کامیاب پرائمری اسکول کے طور پر چلانا چاہتے ہیں۔ اس کے لئے رسید بک اور لیٹر ہیڈ وغیرہ بھی طبع کرائے ہیں۔ انشاء اللہ اچھی خاصی جماعت ہے۔ جوش اور جذبہ ہے۔ پڑھے لکھے لوگ ہیں۔ ایک پرائمری اسکول کا اہتمام بآسانی ہو جائے گا۔ احباب سے ملنے ملانے کا وقت گذر گیا۔ قالینوں اور دریوں کے کارخانے بھی دیکھے۔ عمدہ سے عمدہ ایکسپورٹ کوالٹی کے ڈیزائن یہاں بنتے ہیں۔ بھدوہی پہونچنا تھا۔ ایک رکشہ پر سوار ہو کر اسی روٹ سے بھدوہی پہونچے!

صبح جب ہم یہاں آئے تھے تو ہم سب سے پہلے آنے والے تھے۔ مگر شام تک تو جمّ غفیر جمع ہو چکا تھا۔ جناب ایوب صاحب کا مکان بیرونی علمائے کرام کی قیام گاہ تھی۔ ہم بھی ایک طرف اپنا بستر لگا کر دراز ہو گئے۔ مشرقی یوپی تو ہماری جماعت کا بہت بڑا مرکز ہے۔ اس علاقہ میں جامعہ سلفیہ کے علاوہ اور بہت سے مدارس ہیں۔ خصوصاً مئو اور بستی و گونڈہ کی درسگاہیں۔ علمائے کرام بھی خوب ہیں۔ اس لئے جس طرف نگاہیں جا سکتی تھیں ماشاء اللہ علماء ہی علماء تھے۔ اور طلبہ بھی!

قیام گاہ کی بلڈنگ کے برآمدے میں کھانے کا دسترخوان تھا۔ کھانا شروع ہو چکا تھا۔ اکثر شرکائے کرام جلد از جلد کھانے سے فارغ ہو کر جلسہ گاہ میں پہنچیں۔

اجلاس کے انعقاد کا اہتمام احاطہ محمد الدین میں کیا گیا تھا جو شہر کے وسط ہی میں ہے۔ پنڈال اور اسٹیج عمدہ سجائے گئے تھے۔ ہمارے پہونچنے تک جلسے کی کارروائی شروع ہو چکی تھی۔ حضرت مولانا عبدالوحید سلفی امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث مسند کرسی صدارت پر تشریف فرما تھے۔ جناب انجم صاحب اسٹیج سکریٹری کے فرائض انجام دے رہے تھے۔

آج حافظ سلیمان میرٹھی اور مولانا عبدالحمید رحمانی کی تقاریر ہوئیں۔

رات کو دو بجے قیام گاہ پر واپس ہوئے۔ اتنے آدمیوں کے ہجوم میں نیند کہاں۔ ٹرین میں بھی نہیں سو سکا تھا۔ اس لئے طبیعت کافی مضمحل تھی۔

اگلے دن مسئلہ زکوٰۃ پر مذاکرہ علمیہ منعقد ہوا جسے جناب حافظ مقتدیٰ حسن ازہری صاحب نے منظم کیا تھا۔ مختلف علمائے کرام نے اظہار خیال کیا۔ اور زکوٰۃ کے مسائل و فضائل بیان کئے۔ اجتماعی نظم قائم کرنے کے سلسلہ میں گفتگو کافی رہی۔ کیونکہ بغیر امارتی نظام اور بیت المال کے زکوٰۃ کا اجتماعی نظم قائم نہیں ہو سکتا۔ جو بدقسمتی سے مسلمانان ہند میں موجود نہیں۔ خال خال ہی کچھ اداروں اور جماعتوں نے اس کا اہتمام کر رکھا ہے۔ خود ہماری جماعت میں بھی اس کی سخت کمی ہے۔ کیا صوبائی شہری اور ضلعی جمعیتوں سے یہ توقع کی جائے کہ وہ اپنے اپنے دائرہ اختیار میں امارتی نظام اور بیت المال کے قیام کا اہتمام کریں گی۔

مذاکرہ علمیہ کے بعد مقامی دینی مدرسے کے حفاظ دار ...

کی دستار بندی اور طلبا کی تقاریر کا پروگرام ہوا۔ اس میں ایک گروپ نے اقبال مرحوم کی ایک نظم

"خودی کا سرِ نہاں لا الٰہ الا اللہ"

بہت ہی عمدہ ترتیل و ترنم کے ساتھ پیش کی۔ جسے بے حد پسند کیا گیا۔ ۱۹ حفاظ کی دستار بندی جناب مولانا عبدالوحید صاحب امیر جمعیت اور مولانا محمد عمر صاحب ناظم سراج العلوم بونڈھیار کے دست ہائے مبارک سے ہوئی۔

عصر کی نماز کے بعد صوبائی جمعیت اہل حدیث مشرقی یوپی کے زیر اہتمام طلبائے مدارس سلفیہ مشرقی یوپی کے درمیان تقریری مقابلہ ہوا جس میں مرکزی دارالعلوم بنارس کے ایک طالب علم اول اور جامعہ دارالحدیث مئو ناتھ بھنجن کے طالب علم دوم آئے۔ دونوں طلبا کی تقاریر مختلف تھیں۔ ایک میں سنجیدگی اور دوسرے میں حرارت اور جوش تھا۔ تاہم زیادہ نمبر سنجیدگی کو ہی ملے۔

گرمی کافی شدید تھی۔ مجھے دو روز سے نیند نہیں آئی تھی۔ اور بے آرامی بھی رہی۔ جناب اشفاق وزیری صاحب نے بتایا تھا کہ انھوں نے گھر پر انتظام کیا۔ مگر ہم اس تکلف میں رہ گئے کہ اس موقعہ پر نہ جانے کتنے مہمان ان کے ہاں ہوں گے۔ اس لئے کیوں پریشان کیا جائے۔ رات کا جلسہ ۲ بجے تک چلا۔ مولانا محمد رضا نگری مدظلہ العالی، مولانا اسحٰق الرحمٰن صاحب، مولانا عبدالحمید صاحب، مولانا عبدالقیوم صاحب بستوی کی تقریریں ہوئیں۔ بعد بنی کی مختصر سی جماعت ہے۔ تاہم دل گردے کے افراد ہیں جن کی محنت اور کوشش سے اجلاس میں کامیابی ہوئی۔ اللہ تعالیٰ ان کی نیکیاں قبول فرمائے۔

اس رات بھی سونا نہیں ہوا۔ احباب بنارس رات ہی میں بنارس جانے کی تیاری میں تھے۔ کیونکہ ان کے پاس کار نہیں تھی۔ مجھے جناب عبداللطیف صاحب نے اپنے ساتھ لے جانے کی آمادگی ظاہر کی۔ ان کے ہمراہ بنارس پہونچا۔ تھوڑی سی نیند لی کہ مولانا عبدالحفیظ صاحب ناظم جمعیت اہل حدیث مشرقی یوپی نے بتایا تھا کہ میرا ریزرویشن اسی جہنم ایکسپریس سے ہوا ہے۔ وہ بھی آر لے سکا میں۔ سر پیٹ لیا۔ مگر کیا کرتا! مولانا صاحب بھی رسے نے اختیار کر لیا، تو میں ان کا مشکور ہوں۔

گرمی بنارس میں بھی شدت کی تھی۔ بہت تیز دھوپ مگر احباب سے ملنا تھا۔ طلبہ بھی جا چکے تھے۔ بمشکل تمام ارشد صاحب بارا وکٹ، وہ تین چار جگہ لے گئے۔ دوپہر کا کھانا گول کر دیا کیونکہ گرمی بہت تھی۔ ایک مسجد کے حجرے میں چار بجے تک نیند لی۔ عصر پڑھی۔ بعد مغرب دارالعلوم پہنچا۔ مہمان خانہ کے کمرے ہی میں اگرچہ بجلی نہیں تھی دراز ہو گیا۔ جناب مولانا عبدالمعید صاحب بھی تشریف لے آئے۔ بہت رات گئے تک باتیں ہوتی رہیں۔ آجکل مولانا حفظہ اللہ تعالیٰ ہندوستان کے معتزلہ اور متجددین کے خلاف قلم اٹھائے ہوئے ہیں۔ مجلہ اہل حدیث کے گزشتہ شمارے میں عصری تحریکوں کے تعلق سے لکھا تھا۔ بہت ہی تلی باتیں تھیں۔ مگر اصلاح حال کی کس کو فکر ہے۔ میرے پاس فوراً ردِ فعل پہنچ گیا۔ اور جب گھر پہونچا تو قرآنی آیت اور مجلہ اہل حدیث کا تراشہ فوٹو اسٹیٹ ہو کر پہونچے ہوئے تھے۔

قصہ اصل میں یہ سارا ہے۔ ہمارے اکابرین کا تو یہ حال تھا کہ جب بھی کوئی چیز قرآن و حدیث کے خلاف یا سلف صالحین کے طریقے سے ہٹ کر دیکھتے تو لنگر لنگوٹے کس کر میدان میں آجاتے تھے۔ اور مخالف سے لوہا منواتے تھے۔ مگر اب حال دوسرا ہے۔ چاہے کوئی شخص اعتزال میں مبتلا ہو، چاہے وہ مبتدع و متجدد ہو۔ اور چاہے شیعہ ہو!

چلتے ہیں تھوڑی دور ہر اک راہرو کے ساتھ
پہچانتا نہیں ہوں ابھی راہبر کو میں

مگر مصالح کو اولین حیثیت حاصل ہوتی ہے۔

رات کو آرام کی نیند آئی۔ البتہ بجلی چلے جانے سے تھوڑی دیر کوفت ہوئی جو بنارس کیا پورے یوپی بلکہ ملک بھر میں عام بیماری ہے۔ ہمارے ملک کی انتظامیہ میں فرض شناسی کا تو کوئی وجود نہیں۔ ہر آدمی بغیر محنت کے جیب بھرنا چاہتا ہے۔ اشیائے جنس اور سیکورٹی سروسز تک کا برا حال ہے۔ ریلیں ڈی ریل ہو جاتی ہیں یا ٹکرا جاتی ہیں مگر کوئی پرواہ نہیں۔ جہازوں کا آئے دن اغوا ہو رہا ہے۔ مشرقی ریاستوں میں غیر ملکیوں کی آمد کا سلسلہ آج تک نہیں رک سکا۔ بجلی والے تو پہلے درجے کے رشوت خور اور نمک حرام ہوتے ہی ہیں۔ ان سے بیچارے منسٹر بھی عاجز ہوتے ہیں۔ پبلک کے آرام و سہولت سے انھیں کیا سروکار ہے۔

دارالعلوم میں تو آجکل چھٹیاں ہیں مگر حافظ مقصود حسن صاحب برابر اپنے دفتر میں بیٹھتے ہیں۔ صبح جلدی ہی بیٹھ جاتے ہیں۔ مختلف مسائل پر حافظ صاحب سے ملاقات ہوئی۔ خاص طور پر جماعتی لٹریچر اور ذرائع ابلاغ کے بارے میں! نصاب تعلیم میں ترمیم کا مسئلہ بھی زیر بحث آیا۔ اسی اثنا حضرت امیر محترم بھی تشریف لے آئے تھے۔ ان سے بھی دفتری امور پر گفتگو ہوئی۔ پھر ماسٹر عبدالمنان صاحب سے مکتبہ کے امور پر بات چیت ہوئی۔ کاشی ایکسپریس سے روانگی تھی۔ اس بار یہاں طلبا بھی نہیں تھے کہ سامان لے جا کر بٹھا آتے۔ اس لئے اسٹیشن کے لئے خود ہی نکل پڑا۔ یہاں سیٹ کی تلاش میں بہت زحمت ہوئی کیونکہ R.A.C میں کمپارٹمنٹ اور سیٹ نمبر بھی نہیں تھا راستے بھر پریشانی رہی۔ اس میں لوگ برابر اترتے چڑھتے رہے۔ تھری ٹائر کا کوئی لحاظ نہیں۔ دو تین بچے اور عورت اور ایک مریض بوڑھی فیملی کو لکھنؤ کے بعد ایک اسٹیشن پر ٹرین سے اتار دیا گیا۔ کچھ اور سواریاں بھی اتار دی گئیں۔ ٹرین چل پڑی۔ اور یہ حضرات چیختے رہ گئے۔ کسی نے دروازہ نہیں کھولا، کیونکہ راستے بھر سواریوں سے رکے رہتے ہیں۔ خدا جانے یہ لوگ کب اپنی منزل پر پہونچے ہوں گے۔

بھوپال

درمیان میں ایک دن کے لئے گھر جانا تھا پھر بھوپال کا بلاوا سر پر تھا۔ وہاں ۱۹، ۲۰/ کو صوبائی جمعیت کا اجلاس تھا جس کی تاریخیں مجھ سے مشورے کے بعد رکھی گئی تھیں۔ تاکہ میں بھی شرکت کر سکوں۔ ۱۸/ کی شام کو جی ٹی سے بیٹھا اور ۱۹/ کی صبح کو بھوپال پہنچ گیا۔ ایک آدھ مرتبہ پہلے آچکا ہوں۔ اس لئے اسٹیشن سے جناب وفا صدیقی صاحب ناظم جمعیت کے مکان تک پہونچنے

میں کوئی دشواری نہیں ہوئی۔ شرکائے اجلاس میں کچھ صاحبان آچکے تھے۔ اور کچھ ابھی آنے باقی تھے اجلاس گاہ یہاں سے ذرا فاصلہ پر نئی آبادی میں تھی۔ ایک ویگن منگائی گئی۔ جس میں تمام شرکائے کرام کو بھر کر جلسہ گاہ لے جایا گیا۔

مئی کے مہینہ کا انتخاب جلسوں وغیرہ کے لئے کسی طرح بھی مناسب نہیں رہتا ہے۔ بھوپال کا اجلاس بھی گرمی کی شدت میں ہوا۔ شریک ہونے والوں اور منتظمین سب کو اس میں تکلیف ہوتی ہے۔ تمام پروگرام بہرحال اپریل تک ختم ہوجانے چاہئیں تاکہ سننے اور سنانے والے دونوں ہی آرام سے رہیں۔

دس بجے اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی۔ تلاوت کلام پاک کے بعد راقم الحروف نے افتتاحی تقریر کی، جس میں جماعت کی تنظیم و طریق کار میں دلچسپی لینے کی باتیں بتائی گئیں۔ یہ انتہائی حیرت کی بات ہے کہ ہندوستان کے تمام بڑے شہروں حتیٰ کہ دور دراز دیہات میں بھی اہل حدیث پھیلے ہوئے ہیں۔ مگر مدھیہ پردیش کی راجدھانی بھوپال جہاں اہل حدیث کا بہت بڑا مرکز ہونا چاہئے تھا۔ اس شہر کا کوئی باشندہ بھی اہل حدیث نہیں یہاں جس قدر اہل حدیث ہیں باہر سے آئے ہوئے ہیں۔ ان میں زیادہ آبادی تو راجستھان کی باڑی دھولپور کے لوگوں کی ہے۔ یا کچھ بھائی یوپی کے رہنے والے ہیں

والا جاہ نواب صدیق حسن خاں رحمۃ اللہ علیہ یہاں بطور حکمراں رہے۔ پھر وہ بہت ساری کتابوں کے مصنف یعنی ہندوستان میں سب سے بڑے اہل حدیث مصنف! مگر ان کی کوئی باقیات یہاں پر نہیں۔ حتیٰ کہ ان کی تمام کتابیں بھی بھوپال میں موجود نہیں ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ خود ان کے زمانے میں یا ان کے بعد بھی بھوپال میں جان بوجھ کر اہل حدیث مسلک کو پنپنے نہیں دیا گیا۔ سرکاری ذرائع سے بھی اس کی کوئی مدد نہیں ہوئی۔ یہاں اگر کوئی اہل حدیث درسگاہ قائم ہوجاتی تو یقیناً اس کا فیض پہونچتا۔ لوگ چاہے علمی مخالفت کرتے مگر کچھ ہوجانے حق ضرور پیدا ہوتے اور وہ توحید و سنت کی کمانڈ سنبھالتے۔ نواب صاحب کے علاوہ علامہ حسین بن محسن الیمنی اور ان کا خاندان بھی

سلفیت میں نمایاں مقام کا حامل سمجھا جاتا رہا ہے۔ اس کا مسکن بھی بھوپال رہا ہے۔ مگر سلفیت کی اشاعت تبلیغ کے تعلق سے اس کا بھی کہیں اتا پتہ نہیں۔

۱۹۴۷ء کے بعد مولانا عمران خاں ندوی ندوۃ العلماء کے اہتمام سے الگ ہو کر بھوپال میں جا مقیم ہوئے یہاں انہوں نے تاج المساجد کی باقی ماندہ تعمیر کا کام سنبھالا اور ۔۔۔ دار العلوم قائم کیا۔ ان کا دار العلوم اور تاج المساجد تبلیغی جماعت کے بہت قریب ہیں۔ چنانچہ اس مسجد میں تبلیغی جماعت کا بہت بڑا اجتماع بھی منعقد ہوتا ہے۔ جس میں ہند اور بیرون ہند سے علماء کرام اور شائقین جمع ہوتے ہیں۔ یہ ایک بہت ہی عمدہ نمونہ اجلاس ہوتا ہے۔ ان دونوں کاموں سے بھوپال میں تبلیغی اور ندوی مشن کا دینی حلقہ فکر تعمیر ہوا ہے۔ جس میں تقلید جامد اور رسمی دروائی چیزیں بہت ملتی ہیں۔ جماعت اسلامی نے بھی اپنے قدم جمائے ہیں۔ سیاسی طور پر مسلمان مختلف سیاسی پارٹیوں میں بٹے ہوئے ہیں۔ مسلم تعلیمی ادارے بھی ہیں۔ تاہم ریاستی شہروں میں ریاستوں کے ادغام سے ریاستی ملازمان میں ۱۹۴۷ء کے بعد سے بیروزگاری عام ہے۔ اس کے اثرات حیدرآباد اور بھوپال دونوں جگہ دیکھنے میں آئے۔ بھوپال میں آج بھی نوابی دور کے رئیس کھلی بگھیوں میں چلتے ہیں۔ اور بندوق لٹکائے ہوئے شکار کو نکل جاتے ہیں۔ تعلیم کی کمی بدستور ہے نیا بھوپال بھی بڑی امنگوں کے ساتھ آباد ہوا ہے اور پرانے شہر کے باہر بہت سی نئی آبادیاں بن چکی ہیں

ہماری جماعت اور مسلک کا کام یہاں ہمارے بزرگ حضرت مولانا ابوبکر صاحب مرحوم (باڑی راجستھان) کے ذریعہ ہوتا رہا۔ وہ تاحیات دعوت و تبلیغ کے ساتھ ساتھ مدرسہ بھی چلاتے رہے۔ ان کی رحلت کے بعد یہاں کی سلفی محفل سونی ہوگئی۔ تاہم مرحوم کے صاحبزادگان کمر ہمت باندھے ہوئے ہیں مسجد اور مرکز کی تعمیر کے لئے نئی آبادی میں زمین بھی خریدی جاچکی ہے۔ مولانا مرحوم کے بڑے بیٹے جناب وفا صدیقی صاحب مدھیہ پردیش کی جمعیت کے ناظم ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ یہاں صوبائی جمعیت

کے اجلاس میں مدھیہ پردیش کے دوسرے مقامات رتلام، اندور، بلاسپور، چندواڑہ، گوالیار وغیرہ مقامات سے جماعت کے اراکین تشریف لائے۔ اور مجھے ان سے خطاب کرنے کا موقعہ ملا۔

اس اجلاس میں کئی اہم شخصیتوں سے ملاقات ہوئی، جن میں ڈاکٹر عبد الہادی خاں صاحب ایم بی بی ایس (میوٹی) بلاسپور، مولانا محمد یونس صاحب اندور، جناب عبد الرحمٰن صاحب گوالیار خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ جناب ڈاکٹر عبد الہادی خاں صاحب کی کوششوں سے بلاسپور میں جماعت کا قیام عمل میں آچکا ہے۔ اسی طرح رتلام کی جمعیت ماشاء اللہ بہت ہی فعال ہے۔ وہاں سے جماعت کے کئی احباب تشریف لائے تھے تمام مقامات پر کام کو بڑھا دینے اور منظم کرنے پر غور کیا گیا۔ ہر جگہ کے مسائل و مشکلات پر بھی بحث ہوئی۔ ماشاء اللہ بہت ہی عمدہ پروگرام رہا۔ جوڑیں کے نوجوانوں نے اس پروگرام میں بے حد دلچسپی لی۔ مہمانوں کی خاطر مدارات میں کوئی کسر باقی نہیں رکھی گئی۔

اگلے دن دس بجے پھر نشست ہوئی۔ جو وفا صدیقی صاحب کے مکان پر ہوئی۔ اسے بھی میں نے خطاب کیا۔ جس میں جماعت کے کارکنان کو پیش آمدہ مشکلات اور دوسری جماعتوں کی جانب سے پروگراموں میں رکاوٹیں پیدا کرنے کے وجوہ پر روشنی ڈالی گئی۔ اور ان سے بچ کر اپنے کام کو آگے بڑھانے کے لئے وسائل و ذرائع اپنانے پر زور دیا۔ حاضرین بہت متاثر تھے۔ اور ہر ایک کام کو آگے بڑھانے اور دلچسپی لینے کے لئے اظہار آمادگی کر رہا تھا۔

اجلاس میں صوبائی جمعیت کے آفس میں ایک کل وقتی کارکن کا تقرر کرنے کی تجویز پاس ہوئی۔ نیز سال میں ایک دو مقامات پر دعوتی و تبلیغی اجلاس منعقد کرنے پر غور کیا گیا۔ بلاسپور کی جماعت نے ۵؍ اکتوبر میں اپنے ہاں پروگرام منعقد کرانے کی دعوت دی جسے منظور کر لیا گیا۔

گرمی کی شدت نے بہت ہی پریشان کر رکھا تھا۔ دن میں آرام بھی نہیں کر پایا۔ شام کو روانگی تھی۔

(باقی صفحہ ۔۔۔ پر)

پروفیسر محمد یامین محمدی

اسلام میں رزق حلال کی اہمیت

حلال طریقہ سے روزی کمانا اور رزق تلاش کرنا فرض ہے۔ دین اسلام میں اس کی بڑی تاکید ہے اللہ تعالیٰ کے انبیاء اور رسولوں اور نیک بندوں نے حلال طریقے سے روزی کمائی ہے۔ روزی دو طرح سے حاصل کی جاتی ہے۔ ایک حلال طریقہ سے دوسرے حرام ذریعہ سے۔

حرام ذریعہ سے روزی حاصل کرنا بہت ہی برا ہے جس کو ہر شخص جانتا ہے۔ حلال کمائی کی بزرگی اور فضیلت کسی سے پوشیدہ نہیں ہے۔ دین و دنیا کی سعادت اسی میں پوشیدہ ہے۔ حلال کمائی کرنے والا سب کی نظروں میں محبوب سمجھا جاتا ہے۔ اللہ بھی اس کو پیارا بنا لیتا ہے۔ اور جو عبادت وہ کرتا ہے اس کو قبول فرما لیتا ہے۔ حرام کمائی کمانے والے کی کوئی عبادت قبول نہیں ہوتی۔

سنن بیہقی میں رسول اکرمؐ کا ارشاد گرامی ہے "حلال روزی کا طلب کرنا فرض ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فرض کے بعد" یعنی فریضہ الٰہی ادا کرنے کے بعد حلال کمائی کی جستجو کرنا بھی فرائض میں شامل ہے۔ اس لئے کہ سب عبادتوں کا دارومدار اسی پر ہے۔

صحیح مسلم میں رسول اکرمؐ کا ارشاد ہے "یقیناً اللہ تعالیٰ پاک ہے اور پاک ہی چیزوں کو قبول کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جو حکم انبیاءؑ و رسلؑ کو دیا ہے وہی عام مسلمانوں کو بھی دیا ہے۔ چنانچہ فرمایا۔ رسولو! تم پاکیزہ چیزوں کو کھاؤ۔ اور اچھے کام کرو۔ اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔

"اے ایمان والو! ان پاک چیزوں میں سے کھاؤ جو ہم نے تم کو دی ہیں" پھر رسول اکرمؐ نے اس آدمی کا ذکر کیا جو لمبا سفر کرتا ہے۔ پراگندہ حال، گرد آلود، اپنے دونوں ہاتھوں کو آسمان کی طرف کئے ہوئے کہتا ہے کہ اے میرے رب! یعنی گڑگڑا کر دعا مانگتا ہے کہ خدایا تو ایسا کر دے مجھے وہ دے۔ حالانکہ اس کا کھانا حرام ہے۔ اس کا پینا حرام ہے۔ اور حرام مال ہی سے اس کی پرورش ہوئی ہے تو اس کی دعا کس طرح قبول کی جائے گی۔"

اس حدیث کا مطلب بالکل صاف ہے کہ دعا اور عبادت کی قبولیت حلال روزی کمانے پر موقوف ہے۔ اسی لئے کہا جاتا ہے کہ دعا کے دو بازو ہیں ایک اکل حلال دوسرے صدق مقال یعنی حلال اور پاکیزہ کمائی اور سچ بولنا۔ جو حلال کمائی کھاتا ہے وہ رسولوں کے طریقے اور سنت پر چلتا ہے۔ اور لوگوں کو ایذا رسانی سے بچاتا ہے وہ جنتی ہے۔

حضور اکرمؐ کا ارشاد گرامی ہے "جس نے پاکیزہ کمائی کھائی اور سنت کے مطابق کام کیا اور لوگوں کو اپنی ایذا رسانی سے امن میں رکھا۔ وہ جنت میں داخل ہوگا۔"

مسند احمد میں آپؐ کا فرمان ہے "جب تم میں یہ چار باتیں موجود ہوں گی تو دنیا کے چھوٹ جانے سے کوئی حرج نہیں ہے۔

۱۔ امانت کی حفاظت

۲۔ بات کی سچائی

۳۔ اچھی عادت اور

۴۔ کھانے پینے میں پاکیزگی یعنی رزق حلال

ترغیب و ترہیب میں ہے کہ جب حضرت ابن عباسؓ نے حضور اکرمؐ کے سامنے یہ آیت پڑھی۔

یا ایھا الناس کلوا مما فی الارض حلالاً طیباً۔

یعنی اے لوگو! تم زمین کی پیداوار میں سے حلال اور پاکیزہ چیزیں کھاؤ۔ تو حضرت سعد ابن وقاصؓ نے کھڑے ہو کر عرض کیا۔ یا رسول اللہؐ آپ اللہ تعالیٰ سے میرے لئے دعا فرمایئے کہ وہ مجھے مستجاب الدعوات بنا دے۔ یعنی میری دعا قبول فرما لیا کرے۔ آپؐ نے فرمایا۔ اے سعدؓ! حلال کی کمائی کھاؤ تم مستجاب الدعوات ہو جاؤ گے یعنی تمہاری دعا قبول ہوگی خدا کی قسم جب بندہ حرام کا لقمہ پیٹ میں ڈالتا ہے تو ۴۰ روز تک اس کا عمل قبول نہیں کیا جاتا۔ اور جس بندہ کا گوشت حرام سے پلا ہوا ہو تو جہنم کی آگ اس کے بہت لائق ہے۔"

ترغیب میں ہے۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا۔ جس نے دس درہم کا کپڑا خریدا اور اس میں ایک درہم حرام کا تھا تو جب تک وہ کپڑا اس کے بدن پر رہے گا اللہ تعالیٰ اس کی نماز قبول نہیں فرمائے گا۔

ترمذی شریف میں حضور اکرمؐ کا فرمان ہے "بغیر پاکیزگی کے نماز قبول نہیں ہوتی۔ اور حرام مال سے صدقہ بھی قبول نہیں ہوتا۔"

بیہقی اور ترغیب میں ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ "دنیا سرسبز اور شیریں ہے۔ جو حلال ذریعہ سے کماتا ہے۔ اور مناسب اور جائز جگہ پر خرچ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے اچھا بدلہ دے گا۔ اور جنت میں داخل فرمائے گا۔ اور جو حرام طریقے سے کماتا ہے اور خرچ کرتا ہے تو اس کو ذلیل جگہ رکھے گا۔ اور بہت سے لوگ اللہ اور رسولؐ کے مال کو ناحق ہڑپ کر جاتے ہیں قیامت کے دن وہ آگ میں ہوں گے۔"

حلال روزی حاصل کرنے کے بہت سے طریقے ہیں۔ ان میں سے تجارت، زراعت، صنعت و حرفت اور ملازمت وغیرہ بھی ہیں۔ اللہ کے نیک بندوں

(باقی صـ۱ پر)

شیخ الحدیث مولانا مفتی محمد صدیق سرگودھا

فتاویٰ

انعامی بانڈ

کیا فرماتے ہیں علماء دین و شرع متین دریں مسئلہ کہ آج کل حکومت کی طرف سے انعامی بانڈز کی شکل میں جو کاروبار عام طور پر چل رہا ہے ان میں شرکت کرنا اور ان پر متوقع انعام حاصل کرنا شرعی نکتہ نظر سے جائز ہے یا نہیں؟

ظاہری طور پر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ نہ تو سودی کاروبار ہے اور نہ جوا ہے۔ چونکہ ہر شخص کی اصل رقم بہرحال محفوظ رہتی ہے۔ جو بوقت ضرورت اس کو پوری کی پوری مل جاتی ہے۔ اس پر کوئی متعین شرح سے اضافہ بھی انعامی بانڈز خریدنے والے کو نہیں ملتا جسے سود قرار دیا جائے۔ براہ کرم اس کاروبار کی شرعی حیثیت کو واضح کیا جائے۔ چونکہ یہ کاروبار بہت زیادہ لوگ اپنا رہے ہیں۔ اور بہت سے لوگ اس معاملہ میں خلجان کا شکار ہیں۔ اس کاروبار کی اب مزید شکلیں رواج پا رہی ہیں۔ جو کہ مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) مثلاً ایک بانڈ گورنمنٹ گیارہ روپے کا دیتی ہے جس کی اصل قیمت دس روپے ہوتی ہے۔ اور ایک روپے کا اس کے ساتھ علیحدہ ٹوکن لگا ہوتا ہے۔ پہلی قرعہ اندازی پر خصوصی انعامات دینے کے بعد ایک روپے کی حیثیت ختم ہو جاتی ہے اس کے بعد ہر انعامی بانڈ کے قرعہ اندازی کے ذریعہ چند ایک انعامی بانڈز پر انعام دیتا ہے۔ باقی انعامی بانڈز خریدنے والوں کو اصل رقم کے علاوہ کچھ نہیں ملتا۔

(۲) انعامی بانڈز کی نئی سیریز پچاس روپے ایک سو روپے اور پانچ سو روپے والے بانڈز کی ہے جن کی فروخت ان کی قرعہ اندازی کی مقررہ تاریخ سے ایک ماہ قبل بند کر دی جاتی ہے۔ جوں جوں قرعہ اندازی کی تاریخ قریب آتی جاتی ہے خریدنے والے ہر بانڈ بلیک قیمت پر فروخت کرتے ہیں۔

مثلاً پچاس والا بانڈ ۵۳ روپے میں اور ایک سو والا بانڈ ۱۰۵ روپے اور ایک ہزار روپے والا بانڈ ایک ہزار تیس روپے یا کم و بیش میں فروخت ہوتا ہے اس زائد قیمت پر خریدے ہوئے بانڈز اگر قرعہ اندازی میں اس پر انعام نہیں نکلتا تو وہ پھر اصلی قیمت پر فروخت ہوتا ہے۔ اس طرح بالترتیب ان بلیک خریدے ہوئے بانڈز پر خریدار کو تین روپے، پانچ روپے اور تیس روپے کا نقصان ہوتا ہے۔ ان کی شرعی حیثیت کیا ہے۔ تفصیلی وضاحت فرمائی جائے۔

(۳) انعامی بانڈز کی ایک اور بھی صورت یہ ہے کہ کوئی آدمی ایک ہزار روپے سو انعامی بانڈز کی کاپی (فلاں نمبر سے فلاں نمبر تک) کسی آدمی کو کچھ رقم مثلاً ۳۵۰۰ روپے لے کر ان نمبروں کو اپنے نام پر اس شرط پر ریزرو کروا لیتا ہے کہ اگر اس سیریز کے نمبروں پر کوئی انعام نکلتا ہے تو میرا ہوگا۔ اس صورت میں اگر انعام نہیں نکلتا تو ۳۵۰۰ روپے تمام ضائع چلے گئے۔ اور اگر ان میں سے کوئی نمبر نکل آیا تو یہ انعام کا حقدار ہوا۔ کیا یہ شرعاً جائز ہے یا نہیں؟

(۴) اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی وضاحت فرمائی جائے کہ بانڈز کی قرعہ اندازی میں نکلی ہوئی انعامی رقم جائز ہے یا ناجائز۔ خواہ وہ رقم چھوٹی ہو یا بڑی کے بڑی، واضح فرمائیں۔

السائل خادم العلماء شیخ محمد امین

الجواب

مسلم میں حدیث ہے۔

یعنی تمہارے خون اور تمہارے مال ایک دوسرے پر حرام ہیں یعنی کسی مسلمان کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ کسی مسلمان کو ناحق قتل کرے یا اس کے مال پر بلا وجہ قبضہ جمائے۔"

ایک اور حدیث میں ہے۔

یعنی جو شخص اس طریق سے لوٹے مار کر یا سو کہ لوگ تعجب اور خوف کے مارے اس کو تکتے رہ جاتے ہیں، اس وقت ایسا شخص مومن نہیں رہتا (بخاری۔ مسلم)

ان احادیث سے ظاہر ہوتا ہے کہ ایک مسلمان کا مال دوسرے مسلمان پر حرام ہے۔ سوائے ان چند صورتوں کے جن میں سے کسی ایک صورت کو اختیار کر لینے سے ایک مسلمان کا مال دوسرے مسلمان کے لئے حلال ہو جاتا ہے۔

تجارت ایسی تجارت جس کی اجازت شریعت نے دی ہے۔ اس ذریعہ سے بصورت منافع جو تاجر کو ملتا ہے وہ اس کے لئے حلال ہے۔ جو حقیقت میں دوسرے کا مال ہے۔

ہبہ دوسری صورت ہبہ اور عطیہ کی ہے۔ یعنی ایک مسلمان اپنی جائیداد تمام کی تمام یا اس کا کچھ حصہ دوسرے مسلمان کو دیتا ہے تو موہوب الیہ کے لئے واہب کا مال طیب اور حلال ہے

عطیہ ایک شخص کی دینی، ملکی و ملی خدمات کو دیکھ کر حکومت اس کو جاگیر وغیرہ عطا کرتی ہے تو یہ مال بھی اس کے لئے حلال ہے

عطیہ ایک اپنی ملکیت سے کچھ حصہ جو اس کے ترکہ کے تہائی حصہ کے برابر یا اس سے کم ہو، کی وصیت کرتا ہے، اس وصیت کے ذریعہ موصیٰ لہ جو پاتا ہو وہ اس کے لئے حلال ہے۔

ورثہ بصورت ورثہ ورثاء کو جو ملتا ہے وہ بھی ورثہ

نے والوں کے لئے حلال اور طیب ہے۔

بانڈز حکومت نے بانڈز کے ذریعہ جو کاروباری سلسلہ جاری کیا ہے، اس کی تمام صورتوں پر غور کیا گیا۔ جواز کی شکل بن نہیں آتی۔

اوّل۔ اس لئے کہ ایک مسلمان کا سرمایہ یا مال دوسرے مسلمان کی طرف منتقل ہونے کے لئے جن صورتوں کی شریعت نے اجازت دی ہے ان میں سے کسی ایک صورت کے ساتھ مطابقت نہیں رکھتی۔

دوسری وجہ یہ ہے کہ بانڈز ہوں یا نوٹ یہ سونا چاندی کی رسیدات ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ حکومت کے پاس جس مقدار میں سونا اور چاندی ہوتا ہے اس کے مطابق حکومت نوٹ جاری کرتی ہے۔ اس صورت حال کے پیش نظر یہ کہا جا سکتا ہے کہ سونا یا چاندی کی تجارت سونا اور چاندی کے بدلے میں ہے۔ اس بارے میں شریعت کی طرف سے واضح ہدایت موجود ہے۔

یعنی سونا کے بدلے سونا، چاندی کے بدلے چاندی، گندم کے بدلے گندم، جو کے بدلے جو، کھجور کے بدلے کھجور، نمک کے بدلے نمک برابر برابر کی تجارت جائز ہے۔ جبکہ نقد سودا ہو۔ جس نے زیادہ دیا یا زیادہ لیا اس نے بلاشبہ سودی کاروبار کیا ہے۔ لینے والا اور دینے والا دونوں گناہ میں برابر کے شریک ہیں۔ (مسلم)

اس صورت میں تو یہ بھی واضح ہے۔ بانڈز کی قیمت زیادہ روپے ہوتی ہے اور حکومت ترعا رازی کے بعد اس کے دس روپے واپس کرتی ہے۔ تیسری صورت میں جو انعام کی شکل بتائی گئی ہے وہ جوا کی قسم ہے جو ناجائز اور حرام ہے۔ بلامعاوضہ زیادہ رقم حاصل کرنے کی شریعت اجازت نہیں دیتی۔ پھر یہ کاروبار بھی ادھار کی صورت اختیار کئے ہوئے ہے۔ حدیث میں ہے کہ ہم جنس اشیا سونا چاندی وغیرہ کی تجارت میں ادھار از قسم سود ہے۔ مسلمانوں کو اس قسم کے کاروبار سے پرہیز کرنا چاہیئے۔

بقیہ: روداد سفر

تمام کارکنان و عہدیداران جماعت سے رخصت لی۔ اور زنا صاحب اور عبدالرحمن صاحب اسٹیشن تک چھوڑنے آئے۔ اس دن اندور سے دہلی آنے والی ٹرین لیٹ تھی۔ بھوپال سے لیٹ چلی۔ اس کے بعد راستے میں کسی کمپارٹمنٹ میں بجلی نہیں تھی۔ سواریوں نے گاڑی کی زنجیر کھینچ کر رکوا دیا۔ اور جب تک بجلی ٹھیک نہیں ہوئی ٹرین کو نہیں چلنے دیا۔ اس طرح یہ ٹرین جسے صبح سات آٹھ بجے پہونچنا تھا قریب ایک بجے پہونچی۔ گرمی کی شدت اور پانی بھی نہیں تھا۔ بہت پیاس لگی۔ پھر ہر جگہ سواریاں بے تحاشہ بھرتی رہیں۔ بہت تکلیف ہوئی۔ لیکن جس مشن پر گیا تھا۔ خدا کا شکر ہے، کامیاب رہا۔ اللہ کرے ہمارا یہ صوبائی یونٹ فعّال ہو جائے۔ اور بھوپال ہمارے دعوتی و تبلیغی پروگراموں کا مرکز بن جائے۔

بقیہ: رزق حلال کی اہمیّت

ہیں سے کسی نے تجارت کی، کسی نے صنعت و حرفت اختیار کی، کسی نے ملازمت و زراعت کو اختیار کر کے حلال روزی کمائی۔

صحیح بخاری میں ارشاد نبوی ہے: "اپنے ہاتھ سے کما کر کھانا سب کھانوں سے بہتر ہے اور اللہ کے نبی حضرت داؤدؑ اپنے ہاتھوں سے کما کر کھاتے تھے۔"

حضرت آدمؑ کپڑا بن کر اور زراعت کر کے اپنی روزی حاصل کرتے تھے۔ سب سے پہلے حضرت حوا نے سوت کاتا اور حضرت آدمؑ نے کپڑا بنا۔

حضرت ادریسؑ نے فن کتابت اور خیاطت یعنی لکھنے اور سینے کا طریقہ ایجاد کیا۔ حضرت نوحؑ کشتی کے موجد ہیں۔ حضرت ابراہیمؑ بزازی کا کام کیا کرتے تھے حضرت شعیبؑ بھی کپڑا بن کر تجارت کرتے تھے۔ حضرت اسمٰعیلؑ تیر بناتے اور فروخت کرتے تھے۔ حضرت لقمانؑ رسیاں بناتے اور فروخت کرتے۔ حضرت صالحؑ تھیلیوں کی تجارت کرتے۔ حضرت یحییٰؑ جوتے سینے اور اس کی تجارت کرتے تھے۔ حضرت زکریاؑ بڑھئی کا کام کرتے تھے۔ رسول اکرمؐ نے ساری زندگی اکل حلال کی جد و جہد فرمائی۔ بچپن میں بکریاں چرائیں۔ اور بڑے ہو کر تجارت کی۔ حلال روزی کی طلب جہاد ہے۔

مسند احمد میں ہے۔ "حلال روزی کمانے والے کا چہرہ قیامت کے دن چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتا ہوگا۔"

آہ! مولانا محمد شعیبؒ عمری

جماعتی حلقے میں یہ اطلاع نہایت افسوس کے ساتھ سنی جائے گی کہ جماعت کے ممتاز عالم جناب مولانا محمد شعیب عمری بنگلور ۳ جولائی ۸۴ء کو رحلت فرما گئے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحوم اسلامی علمی اور تحقیقی صلاحیت کے مالک تھے۔ وہ آزاد یات پر خصوصی مہارت رکھتے تھے۔ مولانا آزاد مرحوم کے افکار و عالیہ کے تعلق سے حال ہی میں انھوں نے کچھ کتابیں شائع کی تھیں، اور بہت سا مواد بھی ان کے پاس جمع تھا۔ مجلہ اہل حدیث سے خصوصی لگاؤ رکھتے تھے۔ اور اکثر و بیشتر قیمتی مشوروں سے نوازتے۔ اللہ تعالیٰ مولانا مرحوم کی مغفرت فرمائے۔ اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔ (ادارہ)



صوبائی جمعیت اہلِ حدیث بمبئی کی ریلیف خدمات

بھیونڈی تھانہ، واگلے اسٹیٹ اور گوونڈی کے مسلم کش فسادات میں ریلیف اور فساد زدگان کی فوری امداد کے لئے سب سے پہلے جس جماعت نے لبیک کہا وہ صوبائی جمعیۃ اہل حدیث بمبئی ہے۔ صوبائی جمعیت کے امیر جناب مولانا عبدالحق صاحب نے فوراً جماعت کے ذمہ داران و اہل خیر سے رابطہ قائم کیا۔ اور عوامی اپیلیں بھی کیں۔ جن کا خاطر خواہ اثر ہوا عوام و خواص نے دل کھول کر مظلومین کی امداد اور ریلیف میں حصہ لیا۔ جمعیت کے امیر باقاعدہ ایک وفد کی شکل میں متعدد بار بھیونڈی تھانہ اور گوونڈی کی تشریف لے گئے۔ اور وہاں کی مقامی جمعیتوں کے توسط سے تقریباً چار سو خاندانوں کے لئے برتن، کپڑے، راشن، دوا اور مکان وغیرہ کا بندوبست کیا۔ بہت سے لوگوں کو سلائی مشین دی گئیں۔ چھوٹے کاروبار والوں کو کام شروع کرنے کے لئے نقد رقم دی گئی جو لوگ تھانہ واگلے اسٹیٹ وغیرہ سے بھاگ کر کرلا آگئے تھے ان کے لئے کھانے کپڑے اور کیمپ کا انتظام کیا گیا جو لوگ اپنے ملک جانا چاہتے تھے ان کو ٹکٹ دے کر واپس ٹھکانوں پر بھیجا گیا۔ اور جو جانے پر مجبور تھے ان کے لئے کرایہ کا انتظام کیا گیا۔ بھیونڈی تھانہ واگلے اسٹیٹ اور گوونڈی کے تباہ شدہ خاندانوں کو ضروری اخراجات کے لئے فی خاندان دو سو اور تین سو روپے کی فوری امداد دی گئی اب تک جمعیت اہل حدیث بمبئی نے مظلومین کی امداد پر ایک لاکھ بیس ہزار سے زائد رقم خرچ کی ہے۔ دیگر سامان کپڑے۔ راشن جنس و عمارت کا سامان بھی کئی ٹرکوں میں ریلیف کیمپوں میں پہنچایا گیا جمعیت اہل حدیث بمبئی قابل مبارکباد ہے جس نے مظلومین کی امداد کے لئے سب سے پہلے لبیک کہا۔

اسی کے ساتھ ہم ان لوگوں کے بھی بے انتہا شکرگذار ہیں جنہوں نے جمعیت کے ریلیف فنڈ میں دل کھول کر حصہ لیا۔ جمعیت پر اعتماد کیا۔ اور اسلامی فرض و انسانی ہمدردی کے جذبے کے تحت مصیبت زدگان کی امداد و غمگساری کی۔ ہم امیر جمعیت اہل حدیث بمبئی کو بھی مبارکباد پیش کرتے ہیں جنہوں نے رات دن ایک کر کے انتھک جدوجہد سے ریلیف اکٹھا کی۔ اور اپنی نگرانی میں مظلومین تک پہونچائی۔

آخر میں جمعیت اہل حدیث بمبئی کے ان اہم پروگراموں پر بھی ہم مبارکباد پیش کرتے ہیں جو بے گھر لوگوں کو پختہ مکان تعمیر کرنے اور مکانات کے ساتھ ڈسپنسری و ہسپتال تعمیر کرنے نیز جو بچے اس موقعہ پر یتیم ہوئے، اور عورتیں بیوہ ہوئیں ان کے لئے ماہانہ وظائف جاری کرنے کے بہت ہی خوش آئند اور مفید پروگرام ہیں۔ امید ہے کہ ملت کے بہی خواہ ان پروگراموں میں بھی اپنا بھرپور تعاون دیتے رہیں گے اس طرف اہل خیر حضرات کی خاص توجہ کی ضرورت ہے۔ والسلام

عبدالمنیر راغب سلفی
ناظم نشر و اشاعت صوبائی جمعیۃ اہل حدیث بمبئی

ہمدرد نگر میں عظیم الشان مجیدیہ ہسپتال کا افتتاح

مرکزی وزیر خزانہ مسٹر پرنب مکھرجی نے کل تغلق آباد کے ہمدرد نگر میں مجیدیہ ہسپتال کا افتتاح کیا۔ اس موقع پر انھوں نے انسٹی ٹیوٹ آف ہسٹری آف میڈیسن اینڈ میڈیکل ریسرچ کے کاموں اور ادارہ ہمدرد کے بہبودی کے کاموں کی تعریف کی۔ مسٹر مکھرجی نے افتتاحی تقریر میں کہا کہ ملک کے زیادہ تر دیہاتی باشندوں کو علاج کی سہولت نہیں ملتی۔ اسپتالوں میں آنے والے مریضوں میں وہی زیادہ ہوتے ہیں۔ سرکار اس طرف ساتویں منصوبے کے تحت کارگر قدم اٹھائے گی۔ انھوں نے مجیدیہ ہسپتال کی اس بات کے لئے بھی تعریف کی کہ اس سے دیہاتی علاقہ کے لوگوں کو فائدہ حاصل ہوگا۔

مجیدیہ ہسپتال کی انتظامیہ کے سربراہ مسٹر ... نے ہمدرد کے بانی حکیم عبدالمجید صاحب مرحوم کی یاد میں بنائے گئے اس اسپتال کی تفصیلات و خصوصیات سے مسٹر پرنب مکھرجی کو متعارف کرایا۔ اس تقریب میں دیگر متعدد اہم شخصیتوں کے ساتھ مرکزی حکومت کے وزراء میں مسٹر ایس کے پی سالوے، مسز شیلا کول، مسٹر ضیاء الرحمن انصاری اور مسٹر خورشید عالم خاں نے بھی شرکت کی سب نے شاندار اور عظیم عمارت میں بنائے ہوئے اور جدید ترین آلات سے مزین اس اسپتال کی تعریف کی۔ اس اسپتال میں ۱۲۵ بستروں کی سہولت حاصل ہے۔ اور علاج ایلوپیتھی اور یونانی دونوں طریقہ سے ہوگا۔

وفات حسرت آیات

بڑے رنج و غم کے ساتھ یہ خبر دی جاتی ہے کہ مولانا عبدالحمید صاحب رحمانی کی لخت جگر حمیدہ خاتون مسلسل ۸، ۹ ماہ سے دماغی امراض میں مبتلا رہ کر ۶ رمضان المبارک کو اس دار فانی سے کوچ کر گئیں انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مولانا موصوف پر غم و آلام کا پہاڑ ٹوٹ پڑا۔ صوبائی جمعیۃ اہل حدیث بمبئی مولانا کے غم میں برابر کی شریک رہ کر دعا کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین قارئین سے جنازہ غائبانہ کی درخواست ہے۔

پرنٹر پبلشر و ایڈیٹر حکیم اجمل خاں۔ مطبوعہ اعلیٰ پریس بلیماران دہلی۔ مقام اشاعت شنکر اوہ (براہ پونا ہانہ) فرید آباد ۱۲۱۱۰۴ (ہریانہ) ملکیت مجلہ اہل حدیث ٹرسٹ